سوال

(212) رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے کی کیفیت وہیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

احادیث کی روشنی میں رکوع کے بعد ہاتھوں کی کیفیت وہیت ۔ نیز مسند امام احمدؒ ج ۴ میں حضرۃ وائل بن حجر کی روایت کی سند کی وضاحت فرمائیں ؟ حدیث :

«حَدَّثَنَا عَبْدُا حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُا بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِذَآءَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ حِينَ رَكَعَ ثُمَّ حِينَ قَالَ سَمِعَ ا لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُهُ مُمْسِكًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا جَلَسَ . . . إلی آخر الحدیث» مسند احمد؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے جس حدیث کی سند کے متعلق دریافت فرمایا ہے اس کی سند میں سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں جن کے بعض شاگرد مثلاً عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ تو جملہ ''وَرَأَيْتُهُ مُمْسِكًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلٰوةِ'' ذکر نہیں کرتے (مسند احمد 317/4، مصنف عبدالرزاق 68/2۔2522/69) اس بات سے قطع نظر کرتے ہوئے (کیونکہ سفیان ثوری کے شاگرد عبداللہ بن ولید ثقہ ہیں اور وہ یہ جملہ بیان کرتے ہیں اور قاعدہ ہے ۔ ''زِيَادَةُ الثِّقَةِ مَقْبُولَةٌ مَالَمْ تَقَعْ مُنَافِيَةً لِمَا هُوَ أَوْثَقُ'' دیکھیں سفیان ثوری کے ساتھی اور عاصم بن کلیب کے دوسرے شاگرد اس جملہ کو اس محل پر ذکر نہیں کرتے جس محل پر سفیان ثوری ذکر کرتے ہیں چنانچہ

(۱) زائدہ کا بیان ہے :

''حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيَّ أَخْبَرَهُ قَالَ : قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى رَسُولِ ا ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي ؟ قَالَ : فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ قَامَ فَكَبَّرَ ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، حَتّٰى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ'' ۔ الحدیث (مسند احمد 318/4)

(۲) اور زہیر بن معاویہ کے لفظ ہیں :

''عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ : قُلْتُ : لَأَنْظُرَنَّ إِلَى رَسُولِ ا ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي ؟ فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ'' ۔ الحدیث (مسند احمد 4/318)

(۳) اور عبدالواحد کا سیاق ہے :

''حَدَّثنا عاصِمُ بنُ کُلَیبٍ عَنْ أَبِیہِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ : أَتَیتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقُلْتُ : لَأَنْظُرَنَّ کَیْفَ یُصَلِّی؟ قَالَ : فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ فَکَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی کَانَتَا حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ قَالَ : ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَہٗ بِیَمِینِہٖ''۔ الحدیث (مسند احمد 4/316)

(۴) اور عبداللہ بن ادریس کی روایت ہے :

''عن عاصم بن کلیب عن أبیہ عن وائل بن حجر قال : رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم حِیْنَ کَبَّرَ أَخَذَ شِمَالَہٗ بِیَمِیْنِہٖ'' (مصنف ابن ابی شیبہ)

تو عاصم بن کلیب کے ان مذکور بالا چار شاگردوں اور دوسرے کئی شاگردوں کے الفاظ وسیاق سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں ہاتھ باندھے دیکھا تو یہ انہوں نے آپ کو تکبیر تحریمہ کے بعد رکوع سے پہلے ہاتھ باندھے دیکھا۔

رہا سفیان ثوری کا سیاق تو اس میں ''وَرَأَیْتُہٗ مُمْسِکًا یَمِیْنَہٗ اِلٰی شِمَالِہٖ فِی الصَّلاَۃِ'' کا عطف ''رَأَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم حِیْنَ کَبَّرَ'' الخ پر ہے اور عطف بحرف واو ہے اور معلوم ہے کہ واو ترتیب پر دلالت نہیں کرتی دیکھئے قرآن مجید میں ذبح بقرہ والا واقعہ پہلے بیان ہوا بعد میں ہے ﴿وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا﴾ الآیۃ حالانکہ قتل نفس پہلے ہے ذبح بقرہ سے واقعے میں تو بسا اوقات ایسا ہو جاتا ہے کہ واقعہ میں ایک چیز پہلے ہے مگر بیان میں آپ اسے بعد میں ذکر کرتے ہیں تو ترتیب بیان اور ترتیب واقع میں موافقت کوئی ضروری نہیں۔ اگر کہا جائے کہ واقعاتی ترتیب سفیان کے سیاق میں ہے تو یہ درست نہیں کیونکہ اس سیاق میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے جو ہاتھ باندھنے کے بعد از رکوع ہونے پر دلالت کرتا ہو اور نہ ہی یہ چیز مفہوم سیاق سے نکلتی ہے۔

ہاں ان کے سیاق میں فی الصلاۃ کا لفظ عام ہے قبل الرکوع اور بعد الرکوع دونوں کو شامل ہے مگر عاصم بن کلیب کے دوسرے شاگردوں کے سیاق بتا رہے ہیں یہ عموم مراد نہیں ہے بلکہ اس سے خصوص تکبیر تحریمہ کے بعد رکوع سے پہلے ہاتھ باندھنا مراد ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

نماز کا بیان ج1ص 183

محدث فتویٰ